امارت شرعیہ ہندوستان

مجدالقدوس خبیب رومی

"امیر سے متعلق جو شرائط ضروریہ حضرات فقہاء عظام نے بیان فرمائی ہیں وہ ہندوستان میں اس وقت متحقق نہیں ہیں لہٰذا کسی ایسے امیر کا انتخاب جس میں شروطِ معتبرہ عند الشرع موجود نہ ہوں اس پر امیرِ شریعت (ہند) کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔"

۱۹۲۱ء کے اجلاس لاہور کے بعد جمعیۃ علماء ہند نے امارتِ انتخاب امیر کے مسئلہ پر ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۴۵ء کو ایک اہم اجتماع شہر سہارنپور میں منعقد کیا اور اس دور کے تمام ممتاز علماء اور مشائخ ہند کو دعوت دی کہ وہ علمی اور تحقیقی دلائل کے ساتھ اس مسئلہ کو طے فرمائیں۔ اس مقصد کی وضاحت کے لئے جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ نے ایک مفصل و مدلل دعوت نامہ شائع کیا جس میں انتخاب امیر کے متعلق عقلی و نقلی دلائل سے امارتِ شرعیہ ہند کی اہمیت بیان کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس دعوت نامہ کا ایک اقتباس یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

"جناب والا، اس مسئلہ کی اہمیت و ضرورت بظاہر محتاج بیان نہیں کہ جب مسلمانوں کے بلاد پر کفار کا استیلاء و غلبہ ہو جائے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے نظام شرعی کے قیام و بقاء کے لئے مسلم والی (امیر محکمۂ شرعیہ) منتخب کریں۔

سلطنتِ مغلیہ کے زوال یعنی تقریباً ڈیڑھ سو برس سے مسلمانانِ ہند پر یہ فرض عائد ہو گیا ہے۔ سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ اور ان کے جانشینوں نے اس اہم ترین فریضہ کی طرف توجہ فرمائی اور تعمیل فرمانِ شریعت کا حق ادا کر دیا مگر افسوس ان بزرگوں کے بعد غفلت، تساہل، باہمی مخالفت یا عدم مساعدت اسباب کے باعث تقریباً اسی سال پیشتر سے مسلمانانِ ہند نے اس عظیم الشان فریضہ کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا جس کا لازمی نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا۔

(ماخوذ از معارف شیخ جلد اول ص۳۶)

اکابر مظاہر علوم وقف سہارنپور کا موقف:-

مندرجہ بالا دعوت نامہ کے جواب میں ایک مختصر مضمون عدم موافقت کا مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کے اصحاب حل و عقد نے مولانا محمد میاں صاحب دہلویؒ کے نام بھیجدیا۔

بگرامی خدمت مولانا محمد میاں صاحب!

بعد سلام مسنون، ایک اشتہار انتخاب امیر شریعت کے متعلق ۲۲ اپریل ۱۹۴۵ء کے قریب قبل و بعد ہم لوگوں کے پاس پہنچا۔ ۲۲ کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ تھا اس کی مشغولی کی

وجہ سے ہم لوگوں کو اس میں غور کرنے کا موقع نہیں ملا اس کے بعد سے برابر ہم لوگ اس مسئلہ پر نہایت انہماک سے غور کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ اب تک اس مسئلہ کی موافقت کے متعلق شرح صدر نہیں ہو سکا جہاں تک اہلِ مذہب کی نصوص کا تتبع کیا والی اور امیر کے متعلق "قدرت" ایسی شرط معلوم ہوتی ہے جو رکن کا درجہ رکھتی ہے۔ کسی ایسے امیر کا انتخاب جس میں قدرت نہ ہو شرعی امیر کا اس پر اطلاق کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسی صورت میں ہم لوگ اس انتخاب میں شرکت سے معذوری پیش کرتے ہیں امید ہے کہ عذر کو قبول فرمائیں گے۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ (دعوت نامہ) کی تمہید کے ابتدائی مضمون میں اسّی سال پیشتر کے مسلمانوں کے متعلق جو حکم لگایا گیا ہے اس سے بھی ہم لوگ برأت کا اظہار کرتے ہیں اس لئے کہ اس اسّی سال میں جو علم وفکر کے اکابر گزرے ہیں ان کے متعلق یہ الفاظ ہم لوگوں کے نزدیک صواب سے دور ہیں ہم لوگ اپنے علم ونظر کو ان اکابر کے مقابلہ میں ایسی نہیں کہتے کہ ان کا تخطیہ کریں ہم اپنے علمی اقوال وافعال میں ان اسلاف کے قول وفعل کو حجت کا درجہ دیتے ہیں"۔ معارف شیخ جلد اول ص۹)

وضاحت :-

یہ وضاحتی مکتوب جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ میں لکھا گیا تھا اس وقت اکابر مظاہر علوم میں اصحاب حل وعقد انا ذالکل حضرت مولانا سید عبد اللطیف صاحب، مولانا عبد الرحمٰن صاحب کامل پوری مولانا محمد اسعد اللہ صاحب مولانا محمد زکریا صاحب مولانا مفتی سعید احمد صاحب اور مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی اور مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی تھے۔

امارتِ شرعیہ ہند سے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی عدم موافقت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کاندھلوی تحریر فرماتے ہیں

"جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ کی طرف سے ایک دعوت نامہ موصول ہوا جس میں ۲۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ کو بمقام سہارنپور امیر الشریعۃ کا انتخاب قرار دیا گیا"

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ دوشنبہ کی صبح کو مفتی صاحب (غالباً مفتی سعید احمد صاحب مفتی اعظم مظاہر علوم) کے کمرے میں بحث شروع ہوئی ... الخ امیر کی ضرورت اور اس کے منافع کو تسلیم کیا جاتا رہا مگر بدون شوکت و قوت امیر شرعی کا ثبوت سمجھ میں نہیں آیا اور بغیر امیر شرعی کے اس کی اطاعت کا وجوب اور ناکثین کا عاصی ہونا وغیرہ وغیرہ جو امور اشتہار مذکورہ (جمعیۃ علماء کے دعوت نامہ میں) اور خطبۂ صدارت مولانا محمد علی مونگیری میں اس مجوزہ امیر کے لئے تجویز کئے گئے تھے ان کا شرعی تحقق سمجھ میں نہیں آیا"۔

اپنے تخیل میں جو چیز پہلے سے تھی وہ یہ تھی کہ شرعی امیر وہی شخص ہو سکتا ہے جس کو تمکن اور قدرت فی الجملہ حاصل ہو اور جن نصوص کی بنا پر یہ دعوت نامہ مرتب کیا گیا ہے اور مولانا محمد علی صاحب کے خطبۂ صدارت اور مولانا عبد الصمد صاحب کے رسالہ "امارتِ اور ہندوستان" میں ان نصوص اور ان سے استدلال کو واضح کیا گیا ہے ان سب سے مراد وہی والی یا امیر ہے جو شریعت کی اصطلاح میں امیر کہلاتا ہے کہ شرعی الفاظ میں شرعی اصطلاحات واجب الرعایات ہوتی ہیں دعوت نامہ اور رسائل بالا کے مفہوم اور اپنے تخیل کے اختلاف کی وجہ سے کتب کی مراجعت کی ضرورت پیش آئی اور کئی روز کی عرق ریزی سے بھی اپنے تخیل اور اس مفہوم میں مطابقت نہ ہو سکی تو مجبوراً اجلاس جمعیۃ سے قبل ان حضرات کی خدمت میں اپنی اختلافی رائے ارسال کر دی گئی۔

(ماخوذ از معارف شیخ جزء الامارۃ)

جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کا حالیہ فیصلہ

(مورخہ ۲۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ)

جیسا کہ ۱۹۴۵ء کے اجلاس سہارنپور میں اس ملک کے ممتاز علماء اور مشائخ دار العلوم، مظاہر علوم (وقف) سہارنپور اور خانقاہِ اشرفیہ تھانہ بھون

کو انعقادِ امارتِ شرعیہ ہند سے اتفاق نہیں ہوا تھا اس وقت بھی مدرسہ مظاہرعلوم وقف سہارنپور کے جملہ اصحاب حل وعقد کا وہی مسلک وموقف اور فیصلہ ہے جو اکابر مدرسہ مظاہرعلوم کا مذکور ہوا، جہاں تک اہل مذہب کی نصوص کا تتبع کیا گیا تو امیر سے متعلق جو شرائط حضرات فقہاء عظام نے بیان فرمائی ہیں وہ ہندوستان میں اس وقت متحقق نہیں ہیں لہٰذا کسی ایسے امیر کا انتخاب جسمیں شروط معتبرہ عندالشرع موجود نہ ہوں اس پر "امیر شریعت (ہند) کا اطلاق نہیں ہوسکتا"۔

مجدالقدوس خبیب رومی

خادم الافتاء والتدریس مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور

صدر جمعیۃ علماء ہند کے نام

۱۹۴۵ء میں جو اجتماع سہارنپور میں ہوا تھا اور جو دلائل عدم صحت امارت فی الہند کے پیش کئے گئے تھے وہی موقف ہمارے حضرات اکابر مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور کا ہے بندہ کو اس سے مکمل اتفاق ہے۔

۲ر نومبر ۸۶ء کو نمائندہ اجتماع دہلی میں شرکت ہوئی تھی لیکن اظہار رائے کا موقعہ نہ مل سکا تھا اگر مجھے ارباب حل وعقد موقعہ عنایت فرماتے تو اپنی رائے کے اظہار میں تردد نہ ہوتا۔

لہٰذا ۲ر نومبر ۸۶ء کی شرکت وخاموشی کو دلیل رضا نہ سمجھا جائے فقط۔

بندہ بھی مذکورہ بالا تحریر سے ——— متفق ہے محمد توحید المظاہری خادم مدرسہ مظاہرعلوم وقف سہارنپور

متفق ہے (اشتیاق احمد مظاہری) دارالافتاء مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور

امارت شرعیہ ہند، اکابر ومشائخ اور علمائے کرام مدرسہ مظاہرعلوم وقف سہارنپور کا فیصلہ

مولانا اسعد مدنی کے نام ناظم مدرسہ حضرت مولانا مفتی مظفر حسین زادمجدہٗ کا مکتوب گرامی

محترم المقام جناب مولانا سید اسعد مدنی صاحب! زیدت حسناتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مورخہ ۲۶ر جنوری ۸۷ء کو اجلاس کانپور میں شرکت کے لئے آنجناب کا دعوت نامہ موصول ہوا یاد فرمائی کا شکریہ، ضروری مصروفیات کی بنا پر حاضر نہ ہوسکوں گا۔ مدرسہ کی جانب سے اس اجلاس میں شرکت کے لئے مولانا مفتی مجدالقدوس خبیب رومی صاحب اور مولانا مفتی اشتیاق احمد صاحب تشریف لارہے ہیں۔

اس وقت یہ وضاحت نہایت ضروری اور اہم ہے کہ ۱۹۴۵ء کے اجلاس سہارنپور میں اس ملک کے ممتاز علماء ومشائخ کو انعقاد امارت شرعیہ ہند سے اتفاق نہ ہوسکا تھا جیسا کہ دارالعلوم دیوبند، مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور اور مدرسہ امداد العلوم خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون کے اکابر علماء ومفتیان عظام کی عدم موافقت انتخاب امیر شریعت ہند کے بارے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "جزء الامارۃ" میں تحریر فرمائی ہے جو معارف شیخ (جلد اول) میں موجود ہے اور وہ بغرض ملاحظہ سرشتہ تحریر ہے۔

چنانچہ مدرسہ مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور کے جملہ اصحاب حل وعقد کا ہنوز وہی مسلک وفیصلہ ہے جو اکابر مدرسہ مظاہرعلوم وقف سہارنپور کا تھا۔

جہاں تک اہل مذہب کی نصوص کا تتبع کیا گیا تو امیر سے متعلق جو شرائط حضرات فقہائے کرام نے بیان فرمائی ہیں وہ اس وقت ہندوستان میں متحقق نہیں ہیں۔ لہٰذا کسی ایسے امیر کا انتخاب جس میں شروط معتبرہ عندالشرع موجود نہ ہوں اس پر شرعی امیر کا اطلاق نہیں ہوسکتا!

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ فقط والسلام

(حضرت مولانا مفتی) مظفر حسین المظاہری

ناظم مدرسہ مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور